ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

چمن دیکھے نہیں ہم نے کہ ویرانے نہیں دیکھے
کہیں غافل بکارِ خویش دیوانے نہیں دیکھے

وہ کیا واقف ہوں لطفِ مسکینی سے جنکی آنکھوں نے
حجاباتِ گل و لالہ میں پیمانے نہیں دیکھے

خدا رکھے بہت اونچا ہے معیارِ نظر اُس کا
بوقتِ فیض جس نے اپنے بیگانے نہیں دیکھے

نگاہِ شوق کی کوتاہیوں کو کیا کہا جائے
کہ اپنی جنبشِ پیہم کے افسانے نہیں دیکھے

یہ دیوارِ چمن تو کیا ہے ٹکرا جائیں گردوں سے
ابھی اہلِ چمن نے ان کے دیوانے نہیں دیکھے

بجا ہے دعویٰ بادہ کشی رندو! مگر تم نے
بھرے ہیں جن میں انگارے وہ پیمانے نہیں دیکھے

جو تھے نباضِ تنظیمِ گلستاں کے انھوں نے بھی
چمن اندر چمن خوابیدہ ویرانے نہیں دیکھے

یہ دل کی نعش پر اب تک ہجومِ آرزو کیوں ہے
کسی نے شمعِ مردہ پر تو پروانے نہیں دیکھے

ہیں وہ انسانیت سے دُور جن دولت پرستوں نے
نکل کر خلوتِ عشرت سے غم خانے نہیں دیکھے

بدل جائے گا شاید اب نظامِ بادہ آشامی
قریبِ شیشۂ مے آج پیمانے نہیں دیکھے

سرِ بزمِ فلک شب بھر ہزاروں شمعیں جلتی ہیں
مگر اس محفلِ گردوں میں پروانے نہیں دیکھے

نہ ہم سمجھے بتوں کی خامشی کا رازِ سربستہ
کہ جب تک چشمِ حق بیں سے صنم خانے نہیں دیکھے

آلم شاید چلے جاتے ہیں یہ دشت و بیاباں میں
بہار آنے پہ گلزاروں میں دیوانے نہیں دیکھے